مولانا محمد حنیف ندوی

ایک آیت

اللہ ولی الذین اٰمنوا یخرجھم من الظلمت الی النور والذین کفروا اولیٰئھم الطاغوت یخرجونھم من النور الی الظلمت اولئک اصحاب النار ھم فیھا خالدون ٥ (البقرۃ: ۲۵۷)

جو لوگ ایمان لائے ان کا دوست خدا ہے کہ ان کو اندھیروں سے نکال کر اجالے میں لے آتا ہے اور جو کافر ہیں ان کی دوستی شیطانوں سے ہے کہ یہ روشنی سے نکال کر اندھیروں میں لے جاتے ہیں۔ یہی لوگ اہلِ دوزخ ہیں، اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

قرآن حکیم کی اس مختصر سی آیت میں ایک تو اس حقیقت کا اظہار ہے کہ وہ لوگ جو ایمان کی نعمت سے بہرہ مند ہیں ان کو اللہ کی ولایت اور دوستی حاصل ہے۔ دوسرے اس نکتہ کی وضاحت ہے کہ اسلام روشنی ہے اور کفر و طاغوت کی فطرت میں تاریکیاں اور ظلمتیں پنہاں ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ایک شخص اللہ تعالیٰ کو مانتا ہے، اس سے عبودیت اور بندگی کے رشتوں کو استوار کرتا ہے اور اس تعلق کی خاطر دنیا کی مخالفت مول لیتا ہے اور سختیاں جھیلتا ہے تو اسے مایوس نہیں ہونا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں قدم قدم پر اس کے شامل حال ہوں گی اس کی رہنمائی کریں گی اور یقین و اذعان کی قندیلوں کو کسی بھی مرحلہ میں بجھنے نہیں دیں گی۔

شاہ ولی اللہ کی زبان میں بات کیجیے تو یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ خیر و شر کی اس لڑائی میں جس سے حضرتِ انسان دوچار ہے تنہا نہیں ہے بلکہ حظیرۃ القدس میں ملائکہ یا نیکی کی جو قوتیں ہیں، خیر کے جو عوامل اور محرکات ہیں وہ سب اپنی اپنی جگہ حرکت کناں ہیں اور خیر و شر کی اس جنگ میں باقاعدہ فریق کی حیثیت سے برسرِ پیکار ہیں۔ اور طاغوت اور باطل کی قوتوں کو انسان کی مادی خواہشات کا سہارا حاصل ہے، مادیت کی اعانت پر غرہ ہے اور اس غلط فلسفۂ حیات پر ناز ہے جو تباہی اور بربادی کی طرف لے جانے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی اس ولایت اور دوستی کو، اللہ تعالیٰ کی اس محبت وشفقت کو ہم جدوجہد کی دونو سطحوں پر دیکھ اور پرکھ سکتے ہیں۔ ذاتی سطح پر بھی اور اجتماعی سطح پر بھی ۔ تجربہ شرط ہے۔ ایک مرتبہ اس کے اجلال و اکرام کو دل کی گہرائیوں میں اتار کر دیکھو۔ اس کے حضور محبت و عبودیت کے تحائف اور نذرانے پیش کر کے آزماؤ ۔ تم محسوس کرو گے، جیسے دل مطمئن ہو گیا ہے اور ضمیر ایک طرح کی سرشاری اور کیف سے دوچار ہے۔ یہی نہیں زندگی کے ہر موڑ پر جیسے ایک دوست کا دستِ غیب اعانت و نصرت کے لیے بے تاب اور آمادہ ہے اور قدم قدم پہ توفیق باری اور رحمتِ الٰہی کی ارزانیاں میسر ہیں۔

اس سے قطع نظر کہ ایمان کی مئے ناب میں بجائے خود ایک طرح کا لطف پنہاں ہے اور لذّت اور اطمینان کی فراوانیاں ہیں کہ جن سے زندگی کے تمام گوشوں میں طرب و انبساط کی ایک لہر دوڑ گئی ہے ۔ مزید برآں اس کے پہلے ہی جرعہ میں انسان محسوس کرنے لگتا ہے کہ اس کی شخصیت میں ایک نئے عنصر کا اضافہ ہو گیا ہے۔ یعنی پہلے اگر یہ کشاکش روزگار میں اکیلا اور تنہا تھا تو اسے اس ایمان کی بدولت اس کو دواعیِ خیر کی تائید حاصل ہو گئی ہے اور اللہ تعالیٰ کی عنایتِ خاص اس کو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہے ۔ ان کوائف و احوال کو ہر وہ شخص محسوس کر سکتا ہے جس کا ایمان، شعور و اذعان کی دولت سے مالا مال ہے اور جس نے اس کو از سرِ نو اور از خود پانے کی کوشش کی ہے ۔

اجتماعی سطح پر ولایتِ الٰہی کیونکر اپنا کرشمہ دکھاتی ہے ؟ اس کو ہم دو طرح سے دیکھ سکتے ہیں ۔ ہر شخص جانتا ہے کہ کفر و اسلام کی آویزش اور حق و باطل کی لڑائی ماضی میں جب بھی بروئے کار آئی، ایمان کی فتح ہوئی اور کفر کو شکست ۔ حق بہر حال جیتا اور باطل ہر میدان میں ہارا ۔ کیوں کہ کفر اور باطل کے تصور ہی میں منطقی لحاظ سے استواری، ثبات اور قرار نہیں ہے ۔ زود یا بدیر اس کا مٹنا، ختم ہونا اور زوال و فنا کا شکار ہونا مقدر اور طے شدہ بات ہے جسے مادیت کی کوئی تدبیر اور دجل و فریب کا کوئی حیلہ بدل دینے پر قادر نہیں :

ان الباطل کان زھوقًا ۔

باطل کو تو بہرحال ملیامیٹ اور زائل ہونا ہی ہے ۔

حق کی فتح اور باطل کی شکست کو ہم تاریخ کے وسیع تر دائرہ اطلاق میں بھی دیکھ سکتے ہیں۔ تمام قوموں کی تاریخ شاہد ہے کہ جب بھی انسان نے خیر کی طرف قدم اٹھایا، اقدار اور روح یا ایمان وعقیدہ کی روشنی میں چلنے کی کوشش کی ہے، کامرانی اور فتح ونصرت نے اس پر پھول نچھاور کیے ہیں، اور آگے بڑھ کر اس کا پرجوش خیر مقدم کیا ہے

رہی یہ بات کہ ایمان نور اور روشنی ہے اور کفر تاریکیوں اور ظلمتوں سے تعبیر ہے تو اس کا مطلب بھی صاف ہے۔ ایک فلسفی کے الفاظ میں۔ خدا کا عقیدہ اس آخری بالا از عقل و خرد حقیقت کا اعتراف ہے جس کے بعد انسان کسی الجھاؤ، شک اور تضاد کا شکار نہیں ہو پاتا۔ اس ایک بالا از عقل ذات کے مان لینے سے توہمات اور تعصبات کے تمام دل بادل چھٹ جاتے ہیں اور انسان اپنی زندگی کے نقشے کو اس طرح روشنی اور تابندگی کی فضا میں ترتیب دے سکتا ہے کہ جس میں نہ تو ادنیٰ نفسانی خواہشات رخنہ انداز ہو سکیں، نہ رنگ نسل اور قومیت کی تاریکیاں گمراہ کر سکیں، اور نہ یہ ہو کہ وجودیت اور اثباتیت کے خود تراشیدہ اور خام فلسفے، قلب و روح کے اجالوں کو شک و ریب کے کانٹوں سے الجھا سکیں۔ کیوں کہ نوع انسانی کی یہ تمام تاریکیاں قلب و ذہن کے افق پر اس وقت نمودار ہوتی ہیں جب یہ افقِ ایمان کے آفتاب و ماہتاب سے اپنا رشتہ منقطع کر لیتا ہے۔

انتخابِ حدیث

مولانا محمد جعفر پھلواروی

یہ کتاب ان منتخب احادیث کا مجموعہ ہے جو زندگی کی اعلیٰ قدروں سے تعلق رکھتی ہیں اور جن سے نفقہ کی تشکیلِ جدید میں بہت مدد مل سکتی ہے۔ ہر حدیث کی الگ سرخی قائم کی گئی ہے اور اس کا سلیس ترجمہ بھی درج ہے ـــــ یہ مجموعہ حدیث کی چودہ کتابوں کا خلاصہ اور بے مثل انتخاب ہے۔

صفحات : ۲۸۴ قیمت : ۳۵ روپے

ملنے کا پتہ : ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ، کلب روڈ، لاہور